مولانا ہاشمی
اسلامی نظریاتی کونسل
اور فقہی آراء

اسلامی نظریاتی کونسل زیر بحث مسائل میں عموماً زبانی بحث و تمحیص کے بعد ہی کوئی متفقہ رائے قائم کرتی ہے۔ مولانا سید محمد متین ہاشمی کونسل کے بعض اجلاسوں میں شرکت نہ کر سکے تو چند مواقع پر اپنی رائے کو تحریری شکل میں لکھ بھیجا۔ مولانا مرحوم کی وہ فقہی آراء کونسل کے شکریے کے ساتھ عام استفادے کے لیے قارئین کی نظر ہیں (ادارہ)

عورتوں کو مزارات کی زیارت کے لیے اجازت کا مسئلہ

بحوالہ مجوزہ ایجنڈا برائے اجلاس نہم

اسلامی نظریاتی کونسل نمبر ۳ گذارش ہے کہ راقم الحروف کی رائے میں عورتوں کو مزارات کی زیارت کے لیے ہندوستان جانے کی اجازت دینا شرعاً اور مصالح کلیہ کے تحت درست نہیں ہے۔ اپنے اس موقف کی تائید میں درج ذیل نکات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا الخ

(مسلم ص ۳۱۴ جلد ۱، نسائی ص ۲۸۶ جلد ۱، مشکوٰۃ ص ۱۵۴ جلد ۱)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں

نے تمہیں زیارۃ قبور سے منع کیا تھا۔ پس اب تم زیارۃ قبور کیا کرو۔ ابن ماجہ ص۲۴۵ ج۔۱ کی روایت میں فزوروھا کے بعد فانها تزهد فی الدنیا وتذکر الاخرة کے الفاظ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق زیارۃ قبور کی مردوں اور عورتوں دونوں کو اجازت معلوم ہوتی ہے لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عن ابی هریرةؓ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن زوارات القبور۔ رواه احمد والترمذی وابن ماجه۔

امام ترمذی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قد رائ بعض اهل العلم ان هذا کان قبل ان یرخص النبی صلی الله علیه وسلم فی زیارة القبور فلما رخص دخل فی رخصته الرجال والنساء وقال بعضهم انما کره زیارة القبور للنساء لقلة صبرهن وکثرة جزعهن

(ترمذی ص۱۷۱ ج۔۱)

ترجمہ: بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ لعنت والی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت قبور کی اجازت دینے سے قبل کی ہے پھر جب آپ نے زیارت قبور کی اجازت دے دی تو اس میں عورتیں اور مرد دونوں داخل ہیں لیکن بعض اہل علم کے ہاں عورتوں کے لیے زیارت قبور مکروہ ہے اس لیے کہ عورتوں میں صبر کم اور جزع فزع زیادہ ہوتا ہے۔ امام ترمذی کی مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے زیارۃ قبور اور عدم زیارت قبور کے سلسلے میں علماء کے دو گروہ ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کی اجازت دیتے ہیں ان کا مستدل یہ حدیث مسلم ہے۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت کیف اقول یا رسول الله تعنی فی زیارة القبور قال قولی السلام علی اهل الدیار من

المؤمنين والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا و المستاخرين وانا انشاء الله بكم لاحقون۔ (رواہ مسلم ص ۳۱۴ ج ۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ زیارۃ قبور کے وقت میں کیا کہوں؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا اس طرح کہو السلام علی اهل الديار من المومنين والمسلمين الخ

مجوزین زیارت قبور للنساء اس حدیث سے یوں استدلال کرتے ہیں کہ آپ نے منع نہیں فرمایا بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خود دعاء بتلائی جس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے زیارت قبور صحیح ہے۔ چنانچہ اشعۃ اللمعات صفحہ نمبر ۳۶۳ جلد نمبر ۱ میں ہے۔

وایں دلالت وارد بر جواز زیادۃ مر نساء را و بر آں کہ حدیث لعن پیش از رخصت بود۔

ترجمہ: یہ حدیث بالخصوص عورتوں کے لیے جواز زیارت قبور پر اور اس بات پر کہ لعنت والی حدیث زیارت قبور سے پہلے کی ہے یہ دلالت کرتی ہے۔

صاحب اعلاء السنن علامہ ظفر احمد عثمانیؒ اس استدلال کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قلت لا دلالة فيه على ذلك فان الحديث انما سيق لتعليم السلام على اهل القبور دون اباحة الزيارة للنساء وقد تمر المرأة على اهل القبور فى مسيرها من غير قصد الزيارة فتحتاج الى التسليم عليهم فلا يلزم من تعليمه لهن اباحة الزيارة قصداً لا سيما وقد علم النبى صلى الله عليه وسلم كونه يدفن فى بيت احدى ازواجه فلعله علمها السلام على اهل القبور لاجل ذالك۔

(اعلاء السنن ص ۲۷۸ ج ۸)

ترجمہ: اس حدیث میں عورتوں کے لیے جواز زیارۃ قبور کی کوئی دلیل نہیں ہے اس حدیث میں تو صرف اتنا بتلایا گیا ہے کہ اہل قبور پر سلام کس طرح پڑھا جائے۔

یہ تو معلوم نہیں ہوتا کہ عورتوں کے لیے زیارت قبور صحیح ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عورت کا سفر میں بغیر قصد و ارادہ کے قبرستان پر سے گذر ہوتا ہے تو اسے قبرستان والوں پر سلام کرنا پڑ جاتا ہے۔ آپ کے حضرت عائشہ کو سلام و دعاء سکھانے سے کہیں یہ لازم نہیں آتا کہ عورت قصد و ارادہ کے ساتھ زیارت قبور کرے اور ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج مطہرات کے گھروں میں سے کسی گھر میں دفن ہونے کا علم ہو اس بنا پر آپ نے حضرت عائشہؓ کو اہل قبور پر سلام کرنا سکھلایا ہو۔

۲۔ مجوزین زیارت قبور للنساء والوں کا دوسرا استدل حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ہے جو ترمذی ص ۱۲۵ ج ۱ میں ہے۔

عن عبد اللہ ابن ابی ملیکۃ قال توفی عبد الرحمٰن ابن ابی بکر بالحبشی قال فحمل الی مکۃ فدفن فیھا فلما قدمت عائشۃ رضی اللہ عنھا اتت قبر عبد الرحمٰن بن ابی بکر (چند سطروں کے بعد ہے) ثم قالت حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شھدتک ما زرتک۔ (ترمذی ص ۱۲۵ جلد: ۱)

ترجمہ: عبداللہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کا حبشہ میں انتقال ہوگیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی لاش کو حبشہ سے مکہ مکرمہ لاکر دفن کیا گیا۔ جب حضرت عائشہؓ مکہ مکرمہ تشریف لائیں تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی قبر پر بھی آئیں (دعا کے بعد) آپ نے فرمایا اگر میں بوقت موت تمہارے پاس موجود ہوتی تو تمہیں وہیں دفن کرتی جہاں تمہارا انتقال ہوا تھا اور اگر میں موت کے وقت تمہارے پاس ہوتی تو تمہاری قبر کی زیارت کے لیے سفر کرکے نہ آتی۔ امام ترمذی اس حدیث کو باب ماجاء فی الزیارۃ للقبور للنساء میں لائے ہیں جس سے زیارت قبور للنساء کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس حدیث سے بھی استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ خود فرماتی ہیں" لو

شهدتك ما زرتك " اگر بوقت موت میں تمہارے پاس موجود ہوتی تو میں سفر کر کے زیارت قبر کے لیے نہ آتی بلکہ میں مجبور ہو کر آئی ہوں ۔ اگر تمہاری موت کے وقت حاضر ہوتی تو زیارت کے لیے نہ آتی کیونکہ عورتوں کے لیے زیارت قبور مکروہ ہے یہی جواب علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے بھی دیا ہے ۔ ملاحظہ ہو اعلاء السنن ص ۲۷۹ ج ۸

علماء کا دوسرا گروہ جو عورتوں کے لیے زیارت قبور کی اجازت نہیں دیتا ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱ ۔ حضرت عائشہ کی حدیث ۔

كيف اقول لهم يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قولى السّلام على اهل الديار کی شرح کرتے ہوئے امام نووی لکھتے ہیں

فيه دليل لمن جوز للنساء زيارة القبور وفيها خلاف للعلماء وهى ثلثة اوجه لاصحابنا احدها تحريمها عليهن لحديث لعن الله زوارات القبور والثانى يكره والثالث مباح ويستدل له بهذا الحديث وبحديث كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ويجاب عن هذا بان نهيتكم ضمير ذكور فلا يدخل فيه النساء على المذهب الصحيح المختار ۔

(نووی شرح مسلم ص ۳۱۱ ج : ۱)

ترجمہ : اس میں دلیل ہے ان لوگوں کے لیے جو عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز قرار دیتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف ہے ۔ ہمارے اصحاب کے ان میں تین قول ہیں ۔ ۱ عورتوں کے لیے زیارت قبور حرام ہے ۔ حدیث لعن الله زوارات القبور کی رو سے ۲ دوسرا قول کہ مکروہ ہے ۳ تیسرا قول یہ ہے کہ مباح ہے ۔ مباح کہنے والوں نے اس حدیث عائشہ اور حدیث كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها سے استدلال کیا ہے ۔ ان کا جواب یہ ہے کہ نهيتكم میں ضمیر مذکر استعمال کی گئی ہے اس بنا پر اس اجازت

میں عورتیں داخل نہیں ہیں۔ علی المذهب الصحیح المختار فی الاصول

۲۔ کنت نھیتکم عن زیارہ القبور فزوروھا کی شرح کرتے ہوئے امام نووی لکھتے ہیں۔

واجمعوا علی ان زیارتھا سنۃ لھم اما النساء ففیھن خلاف لاصحابنا ما قدمناہ وقدمنا ان من منعھن قال النساء لایدخلن فی خطاب الرجال وھو الصحیح عند الاصولیین۔

(ص ۳۱۴ ج ۱۔)

ترجمہ: اس بات پر تو اجماع ہے کہ مردوں کے لیے زیارت قبور مسنون ہے۔ عورتوں کے بارے میں ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جن لوگوں نے عورتوں کے لیے زیارت قبور کو منع کیا ہے ان کا استدلال یہ ہے کہ نھیتکم میں ضمیر مذکر ہے جس میں مردوں کو خطاب ہے نہ کہ عورتوں کو اصولیین کے ہاں یہی مذہب صحیح ہے۔

ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال فی شرح السنۃ الاذن فی زیارۃ القبور للرجال خاصۃ عند اھل العلم واما النساء فقد روی ابو ھریرۃ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لعن زوارات القبور..... ومنھم من قال لایکرہ اذا امنت الفتنۃ۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۱۱۲ ج ۴)

ترجمہ: عام اہل علم کے ہاں زیارت قبور کی اجازت مردوں کے ساتھ خاص ہے اور عورتوں کے لیے تو ابو ہریرہ کی روایت ہے لعن زوارات القبور..... اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ مکروہ نہیں ہے انہوں نے شرط لگائی ہے کہ جب فتنہ کا خوف نہ ہو۔ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو منع کرنے والے حضرات حضرت عائشہ کی اس حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں